4816-اسلام قبول کرنا چاہتی ہے اور اسے کچھ گھریلو اور ملازمت اور تعلقات کی مشکلات درپیش ہیں

سوال

میں اسلام کا مطالعہ کر رہی ہوں اور چند ایک سوال کے جوابات درکار ہیں :

1-میرے کچھ مسلمان مرد دوست ہیں اور ہماری یہ دوستی بہت مضبوط ہے وہ میرے ساتھ اپنے ایک فرد کی حیثیت سے معاملات کرتے ہیں ، توکیا اگر میں مسلمان ہوجاؤں توان کے میرے ساتھ تعلقات میں فرق پڑے گا ؟

مثلاجب میں ان کے گھروں میں جاؤں توان کی بیویاں اندر کچن میں کھانے وغیرہ میں یا پھر بچوں کے ساتھ مشغول ہوں یا پھر ٹیلی ویژن دیکھتی رہیں اور میں مردوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کروں اس لیے کہ میں اپنے دوستوں سے ان لحظات کا ختم نہیں کرنا چاہتی ۔

2-میں نماز جمعہ میں کیا کروں مجھ پر اس سلسلہ میں کیا واجب ہے ؟

میں ایسی جگہ پر ملازمت کرتی ہوں جہاں پر معاملات بہت زیادہ سخت ہیں ، اور پھر وہاں پر میرے ساتھ سب ملازمت کرنے والے مسلمانوں کے بھی سخت مخالف ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اسلام قبول کرلوں توان میں میرے لیے تبدیلی پیدا ہوجائے گی ۔

میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ نماز میں کوئی اور کسی نیا بت اختیار کرسکتا ہے توکیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

3-میرا خاندان سخت قسم کا عیسائی ہے اور میں نے بھی عیسائیت پر ہی تربیت پائی ہے اور میرا خاوند بھی ایک عیسائی ہی ہے لیکن مجھے وہ نہ تو اسلام کے مطالعہ سے منع کرتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرنے سے ، تو اگر میں اسلام قبول کرتی ہوں تو پھر میں اپنے خاندان والوں سے کس طرح کہ معاملات کروں تاکہ وہ مجھے میرے حال پر ہی رہنے دیں ؟

4-میرے لیے طبعی طور پر ایسا قدم اٹھانا ایک بہت بڑی چوٹی سر کرنے کے مترادف ہے ، اور ابھی تک مجھے شک ہے کہ آیا میں کوئی صحیح کام کر رہی ہوں یا کہ نہیں (یعنی میرا اسلام قبول کرنا) تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ مجھے سو فیصدی یقین ہوجائے کہ یہ کام صحیح ہے ؟

میں اندر سے تو یہی محسوس کرتی ہوں کہ یہ کام صحیح ہے ، لیکن عقل میں کئی قسم کے خدشات ہیں.جس طرح کہ آپ نے میرے سوالات سے بھی اندازہ لگایا ہوگا ۔

میرا اللہ تعالی کی وحدانیت پر یقین ہے اور ہمیشہ ہی میری یہ حالت رہتی ہے ، میں نے شیخ احمد دیدات کی کتاب اختیار کا مطالعہ بھی کیا ہے اور اب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی یقین ہے ، اور اسی طرح میں ہمیشہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کی بھی قائل رہی ہوں لیکن میں ابھی تک اپنے اندر تردد کیوں محسوس کرتی ہوں ؟

توکیا میں اب تیار ہوں کہ آخری اور سب سے بڑا قدم اٹھاؤں ؟

میں اس موضوع کے بارہ میں بہت زیادہ دعا کرتی ہوں اور میری خواہش ہے کہ مجھے جواب بھی جلدی دیا جائے ۔

پسندیدہ جواب

کیا آپ کا یہ اقدام صحیح ہے ؟ اور کیا آپ اس بہت بڑے اقدام پر تیار ہیں ؟

یہ دو سوال بہت ہی اہم ہیں جن پر آپ کی وہ ساری کلام مشتمل ہے آپ نے سوال کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کی ہے ایک طرف تو ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے اس مسئلہ میں ہم سے مشورہ طلب کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہیں گے اور ہمارا اعتقاد بھی یہی ہے کہ آپ جو قدم اٹھانا چاہتی ہیں وہ بالکل صحیح ہے.جس کے صحیح ہونے کوئی شک وشبہ کی گنجائش کا شائبہ تک بھی نہیں اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا توقف ہی پایا جاتا ہے ۔

اس لیے کہ یہ وہ دین الہی ہے.جس کے علاوہ اللہ تعالی کوئی اور دین اپنے بندوں سے قبول ہی نہین فرمائے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

.{اورجو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اوردین تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اوروہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا} ۔

اورہوسکتا ہے کہ آپ نے موازنہ بھی کیا ہواوراس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا اطمنان کیا ہوگا کہ یہی وہ دین حق ہے جس کی اتباع ضروری اورواجب ہے ، اورکسی شخص کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پرایمان اورمرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر بھی ایمان رکھے لیکن جب تک وہ کلمہ نہیں پڑھتا اوردینی شعار پر عمل نہیں کرتا تواس کی نجات نہیں ہوسکتی ۔

ہمیں جوظاہر ہوتا ہے کہ یہ جوترددا ورشک ہے وہ اس کا نتیجہ نہیں کہ حق کا پتہ نہیں چلااوراس پراطمنان نہیں ہوا بلکہ یہ ترددکچھ خدشات کا نتیجہ ہیں جوکہ معاشرتی ، اوردوست واحباب اورخاوند اورملازمت وغیرہ کے خدشات ہیں ۔

جواب کا کچھ حصہ ہم نے سوال نمبر (4775) میں ذکرکیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں ، اورآپ کا مسلمانوں سے تعارف ومعرفت کے سلسلہ میں یہ ہے کہ آپ قبول اسلام کے بعد مسلمان عورتوں کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں نہ کہ مردوں کے ساتھ کیونکہ اسلام تعلیمات بھی یہی ہے کہ عورت غیرمردوں سے تعلقات نہیں رکھ سکتی ۔

ابتدامیں توآپ کویہ معاملہ کچھ مشکل سانظر آئے گا اورآپ کوپریشانی اٹھانی پڑے گی لیکن مستقبل میں آپ کے لیے اس میں آسانی پیدا ہوگی ، اگروہ عورتیں مشغول ہوں توآپ ان کے علاوہ کچھ اور مسلمان عورتوں سے تعلقات بنائیں جوکہ پکی اورسچی مسلمان ہوں اورآپ کوحق کی وعظ ونصیحت کریں ۔

اوراگرآپ اپنے رب سے سچائی اورصدق دل اوراخلاص کا مظاہرہ کریں گی تواللہ تعالی آپ کے گھریلوخاندانی اورخاوند کے بارہ میں سب مشکلات آسان ہوجائيں گی اورآپ اسے آسانی سے حل کرلیں گی ۔

رہامسئلہ جمعہ کی نماز کا تواس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ عورتوں پرنماز جمعہ واجب اورفرض نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (چارقسم کے اشخاص کے علاوہ ہر مسلمان پرجماعت میں جمعہ واجب ہے ان چاروں میں ایک توغلام شخص یا پھر عورت یابچہ اورمریض ہیں) سنن ابوداود حدیث نمبر (901) ۔

عورت پر یہ فرض ہے کہ وہ جمعہ کے دن ظہر کے وقت میں چاررکعت ادا کرے اوراس کے لیے بھی کوئی شرط نہیں کہ وہ مسجد میں جائے بلکہ وہ جہاں ہے اسی گھر میں نماز ادا کرسکتی ہے ۔

اورآپ نے نماز کے بارہ میں جویہ سنا یا پڑھا ہے کہ اس میں نیابت بھی ہوسکتی ہے اورکسی کی طرف کوئی اور شخص نماز ادا کرسکتا ہے ، اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اسلام میں بالکل اس کی گنجائش نہیں اورمطلقا یہ صحیح نہیں ہے کہ کوئی بھی دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرے ۔

اس لیے کہ نماز فرض عین ہے جوکہ ہر مسلمان شخص پرفرض ہے جس میں وکالت قبول نہیں کی جاتی اورنہ ہی کسی کے لیے کہ جائز ہے کہ وہ کسی اور کے لیے نماز ادا کرے ، بہر حال جو بھی ہوآپ اس کی نماز جمعہ تومحتاج نہیں اس لیے کہ اوپر ہم نے آپ کے لیے بیان کردیا ہے ۔

تواس طرح آپ کے معاملہ کی خلاصہ یہ ہے کہ :

آپ اللہ تعالی پر توکل کی محتاج ہیں اوراسی پر توکل کریں اوراللہ تعالی کی رضا کے لیے کوشش جاری رکھیں اوراس کا سب سے اچھا ذریعہ قبول اسلام ہے آپ اسلام میں داخل ہوں اگرچہ لوگ آپ سے ناراض ہوتے رہیں جب آپ اللہ تعالی کے رب اورالہ معبود ہونے اوراس کے دین کی اتباع اورپیروی پرراضی ہوں گی تواللہ تعالی آپ کوخائب خاسر نہیں چھوڑے گا بلکہ آپ کوعزت وکامیابی سے نوازے گا ۔

ہمارے ظن اورخیال میں یہ چیزغالب ہے کہ آپ اس بہت بڑے قدم کواٹھانے (قبول اسلام) کے لیے ان شاء اللہ تیار ہیں، اورآپ اس جواب کا خلاصہ اپنے ذہن میں رکھیں وہ اخلاص کے ساتھ قبول اسلام کا اقدام اورپھر اللہ تعالی پر توکل ہے۔

ہم اللہ تعالی سے آپ کے لیے دعاگوہیں کہ وہ آپ کواس کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

واللہ اعلم.